چھوڑتے ہو۔ جمبوکمار نے جواب دیا اے پربھب یہاںپر جیو بیشمار دفعہ جگت میں سب جیوونکے ساتھ ناطہ نسبت کرتا چلا آیا ہے۔ کوئی ایسا جیو نہیں ہے کہ جس سے اس کا رشتہ نہیں ہوا ہے۔ اٹھارہ رشتہ ایک ہی جنم میں یہ جیو کرلیتا ہے اور ایسے جیواب اس وقت موجود ہیں۔ اس پر پربھب چور نے کہا کہ مہاراج کرپا کر اُن اٹھارہ رشتہ داروں کا حال سُنا دیجئے۔ جمبوکمار نے کہا کہ اچھا سُنو:

متھرا شہر جو کہ جمنا ندی کے کنارے آباد ہے بہت ہی عمدہ اور نرالی وضع کا بنا ہوا ہے۔ اُس میں بڑے بڑے شاہوکار لوگ بستے ہیں اور دن رات چین سے گذارتے ہیں اُس شہر میں ایک بیسوا رہا کرتی تھی۔ جس کا نام کنویرسینا تھا وہ بیسوا اعلیٰ درجہ کی خوبصورت تھی۔ جسکو عام لوگ پسند کرتے تھے۔ جیسے پتنگا چراغ کی روشنی پر گرتا ہے۔ ویسے لوگ اُس پر مائل ہوتے تھے اور وہ ایسی تھی کہ جو اُس کے پاس جاتا تھا اُس کو لوٹ کر خاک سیاہ میں ملا دیتی تھی۔ کچھ عرصہ کے بعد اُس کے جورے دو بچّے پیدا ہوئے۔ ایک لڑکی اور ایک لڑکا ۔ لڑکے کا نام اُس بیسوا نے کنویردت اور لڑکی کا نام کنویردتا رکھا مگر بوجہ اپنے عیش وعشرت کے اُس لڑکی اور لڑکے کی پرورش نہ کرسکی۔ ایک صندوقچہ میں دونوں کو بند کر کے جمنا ندی میں بہا دیا وہ صندوق

تیرتا تیرتا ہوا سوری پور گھاٹ پر آ لگا۔ اُس گھاٹ پر دو مہاجن اشنان کر رہے تھے اُس صندوق کو دیکھ کر دریا میں کود پڑے۔ فی الفور صندوق کو پکڑ کر کنارے پر لے آئے کھولنے سے پہلے دونوں نے یہ عہد و پیمان کرلیا کہ جو مال اِس میں ہوگا وہ ہم آدھا آدھا بانٹ لیں گے۔ جب اُنہوں نے صندوق کھولا تو اُس میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی نوزائیدہ زندہ کو پایا۔ ایک نے لڑکا لے لیا اور دوسرے نے لڑکی کو لے لیا اور اپنے اپنے گھروں کو لیکر چلے گئے اور جا کر اپنی اپنی عورتوں کو وہ بچّے دیدئے اور اُن بچّوں کی ایسی خوشی کی جیسے اصلی بچّوں کی پیدائش پر کی جاتی ہے۔ وہ اُنکی پرورش کرنے لگے۔ جب وہ بچّے جوان ہو گئے تو اُن دونوں کا آپس میں بیاہ کر دیا۔ مگر اس امر کی خبر کہ یہ دونوں بہن بھائی ہیں کسی کو نہ تھی۔ وہ دونوں بہن بھائی مانند زن و شوہر کے مباشرت کرنے لگے۔ ایک دن وہ مرد عورت اپنے محلوں میں بیٹھے ہوئے سار پاس کھیل رہے تھے کھیلتے کھیلتے اُس لڑکے کی نظر ایک انگشتری پر جو کہ اُس کی عورت کے ہاتھ میں تھی پڑی اس کے اوپر کندہ حروف دیکھے جن کو دیکھ کر یہ خیال گذرا کہ ہم دونوں بہن بھائی اور نام بھی ایک ہی ہے اس شک کے دور کرنے کے لئے اُس لڑکے نے اپنے والدین سے پوچھا۔ اُنہوں نے

اصلی حال جو کچھ تھا بیان کر دیا۔ جب اصلی حال سے واقف ہوا تو بہت ہی پشیمان ہوا اور مارے شرم کے گھر سے باہر نہ نکلا اور کہنے لگا کہ یہ لوک بھی خراب ہوا اور پرلوک بھی خراب ہوا۔ اے بھائیو یہ سنساری سُکھوں کا پھل ہے۔ اب میں لوگوں کو کیا منہ دکھاؤنگا، سب لوگ مجھ پر ہنسیں گے، میرا اب یہاں رہنا مناسب نہیں۔ شرم کی وجہ سے اپنا شہر چھوڑ کر متھرا شہر میں چلا گیا۔ مسماۃ کنویردتا غم وفکر میں ڈوب گئی اور کہنے لگی یہ کیا اکارج ہوا۔ کس طرح سے اس گناہ سے رہائی ہوگئی۔ اتنے میں وہاں ایک سادھو رونق افروز ہوئے جو کہ گیان وان تھے۔ کنویردتا اس بابت سُن کر اُس سادھو کے پاس گئی اور جا کر اُس نے کہا کہ اے مہاراج میں نے کونسا ایسا بُرا کام کیا جس سے یہ اکارج ہوا ہے۔ سادھو نے فرمایا کہ ہے کنویردتا بدفعلوں سے بدنامی کے کام ہوتے ہیں۔ اس میں افسوس وفکر کس بات کا ہے۔ سادھو مہاراج مجھے یہ تو بتلا دیویں کہ کونسا ایسا پاپ کیا تھا جس کے سبب سے یہ خرابی ہوئی۔ اِس سے پہلے جنم میں تو اور تیرا خاوند دونوں اکٹھے رہا کرتے تھے مگر سنجم کیا ہوا تھا کہ آئندہ کو جماع کی کاروائی نہیں کرینگے۔ مگر تمہارے ہمسایہ میں ایک بڑی بدکار عورت رہا کرتی تھی۔ اُس نے تم کو ترغیب دے کر پھر مباشرت کی طرف لگا دیا اور

تمہارے سنجم کو توڑ وادیا۔ اس سبب سے اس لوک میں تمہاری یہ حالت ہوئی ہے۔ وہ بدکار عورت جو کہ تمہارے ہمسایہ میں رہتی تھی مر کر بیسوا (کنجری) ہوئی اور تم دونوں اسی کے شکم سے پیدا ہوئے۔ یہ بات سُن کر وہ عورت زار زار رونے لگی اور کہنے لگی میں بڑی پاپنی اور دشٹنی ہوں اور بدنصیب ہوں۔ سادھو نے کہا کہ اے عورت توں کیوں روتی ہے سنسار میں اِس سے بڑھ کر بڑے بڑے اکارج ہوتے ہیں میں تم کو بتاتا ہوں۔

ایک ساہوکار تھا وہ واسطے بیوپار کے دیس میں کہیں دور چلا گیا تھا اور اپنی عورت کو جو کہ حاملہ تھی گھر میں چھوڑ گیا پیچھے سے اُس کے لڑکی پیدا ہوئی جو نہایت خوبصورت تھی وہ بڑھتے بڑھتے جوان ہوگئی مگر اُس کا باپ پردیس سے واپس نہ آیا اُس کی ماں نے اُس کے والد کو خط بھیجا کہ لڑکی جوان اور بیاہ کے قابل ہوگئی ہے آپ جلدی سے آکر اُس کی شادی کردو۔ شاہوکار نے جواب میں لکھا کہ مجھے تو ابھی فرصت نہیں ہے۔ اگر ایسا ہے تو کوئی لڑکا اچھا دیکھ کر جو ہمارے جیسا مالدار ہو لڑکی کو بیاہ دو۔ چنانچہ اُس کی ماں نے لڑکا بموجب اپنے شوہر کے خط میں لکھے کے دیکھا جو دوسرے شہر کے کسی شاہوکار کا تھا اور اُس سے اپنی لڑکی کی شادی کردی۔ لڑکی اپنے

سسرال چلی گئی تو پیچھے سے اُس کا باپ پردیس سے اپنے گھر کو واپس ہواتو راستہ میں وہ اُس شہر میں رُکا جہاں پر اُس کی لڑکی بیاہی ہوئی تھی مگر اُس کو پتہ نہ تھا کہ اُس کی لڑکی اس شہر میں فلاں شخص کو بیاہی ہوئی ہے۔ اُس کے داماد کے مکان کے پاس ایک سرائے تھی اُس سرائے میں وہ شاہوکار رات گذارنے کے لئے رُکا اور رات کو شدت کی گرمی کی وجہ سے وہ چھت پر جاسویا۔ نصف رات گذر جانے کے بعد اُس ساہوکار کی لڑکی چراغ ہاتھ میں لیکر واسطہ پیشاب کرنے کے کوٹھے پر چڑھی اُس کے باپ نے اُس کو دیکھ کر پکڑلیا۔ اُس لڑکی نے کہا اگر تو مجھ کو یہ جو ہار تمہارے گلے میں ہے دیدو گے تب میں تیرے سے بدفعلی کرونگی۔ اُس وقت اُس کے باپ نے جو کہ کام میں اندھا ہوا تھا۔ ہار گلے سے اُتار کر فی الفور اُس لڑکی کے حوالے کر دیا اور پھر دونوں بھرسٹ ہو گئے علی الصبح وہاں سے چل کر وہ شاہوکار اپنے گھر میں آ گیا۔ رشتہ دار اور شہر کے لوگ ساہوکار کے آنے کی خبر سنکر بہت ہی خوش ہوئے اور ملاقات کو آنے لگے اور اُسی وقت ساہوکار نے اپنے کسی آدمی کو اپنی لڑکی کو اُس کے سسرال سے لے آنے کے لئے بھیجا۔ لڑکی فی الفور آ گئی اور باپ سے ملی اور اُس کے پاس بیٹھ گئی۔ جب باپ کی نظر لڑکی کے ہار پر پڑی،